www.XtremePapers.com

O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

**FIRST LANGUAGE URDU** **3247/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2011**

**1 hour 30 minutes**

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

*0100698868*

**READ THESE INSTRUCTIONS FIRST**

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

**مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔**

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔
تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیے۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔
سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کیجیے۔
اس پرچے پر ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **4** printed pages.

DC (NF/SW) 36514/2
© UCLES 2011

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

**[Turn over**

## اقتباس A

اقتباس A اور اقتباس B کو غور سے پڑھیے۔ پھر سوال نمبر 1 اور 2 کے جواب لکھیے ۔

آج کل جہاں 'کرکٹ' کے دیوانوں کی تعداد بے حساب بڑھ رہی ہے وہیں کچھ ایسے باشعور افراد بھی ہیں جو کرکٹ کے ذریعے ہونے والے قومی، دینی اور دنیاوی نقصانات پر نہایت تشویش میں مبتلا ہیں۔ جب گہرائی سے حقائق کا جائزہ لیا جاتا ہے تو ان کی یہ تشویش بجا معلوم ہوتی ہے۔ اِس بِنا پر قوم کے ہر طبقے سے وابستہ افراد پر لازم ہے کہ وہ اس موضوع پر جذبات سے بالاتر ہو کر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنے نونہالوں کو وقت اور دولت کے زیاں سے بچائیں۔

۱۹۳۸ء میں جنگ عظیم دوم سے ذرا پہلے کرکٹ صرف یورپ کا مقبول کھیل تھا۔ یورپ میں سال کے نَو ماہ موسم سرد رہتا ہے۔ سردیوں کے اس موسم میں بعض مہینے تو ایسے ہوتے ہیں جن میں اہلِ یورپ تفریح کو ترس جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی ذہنی اور جسمانی تفریح کے لیے گھروں کے اندر کھیلے جانے والے کھیل ایجاد کیے، جنہیں 'اِن ڈور گیمز' کہا جاتا ہے۔ ان کھیلوں میں بیڈمنٹن، اسکواش، ٹینس اور تاش وغیرہ شامل ہیں۔ ہاکی اور کرکٹ یورپ کے گرمیوں کے کھیل ہیں جب سردی سے اکتائے لوگ کھیل کے میدان میں مختصر لباس میں ملبوس اِن کھیلوں ، خصوصاً کرکٹ کے لمبے مقابلے دیکھتے ہیں۔ جب انگریز آدھی دنیا پر حکومت کرتے تھے تو اپنی طرزِ رہائش کے ساتھ زبان اور کھیل بھی ساتھ لے جاتے۔ جن میں فٹ بال، ہاکی اور کرکٹ شامل تھے۔

پہلے دو کھیلوں نے تو کسی حد تک اس خطے میں اپنی گنجائش نکال لی لیکن تقسیمِ ہند تک کرکٹ برصغیر میں اتنا مقبول نہ ہو سکا۔ اس کی دو بڑی وجوہات تھیں ۔ ایک تو یہ مہنگا کھیل تھا اور یہاں کے شہری اتنا مہنگا کھیل برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ دوسرے یہاں کا شدید گرم موسم کرکٹ کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس طویل دورانیے کے کھیل میں چند کھلاڑیوں کے ساتھ ہزاروں تماشائیوں کا دھوپ میں رہنا ممکن نہیں تھا۔ ہندوستان کی دھوپ تو لوہا پگھلا دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انگریزوں کے بنائے گئے کرکٹ کے میدان راجوں مہاراجوں کی ٹیموں کے کام آئے لیکن یہ عوامی کھیل نہ بن سکا۔ یہ مسئلہ صرف ہندوستان کا نہیں بلکہ دنیا کے تمام گرم ممالک کا تھا۔ کسی جگہ موسم آڑے آجاتا، کہیں معشیت اور کہیں اس کا دورانیہ۔

یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ اُس وقت جرمنی کی ٹیم یورپ کی بہترین کرکٹ ٹیم تھی اور جب ہٹلر جرمنی کا سربراہ بن گیا تو فرانس کے ساتھ کھیلے جانے والے میچ میں اس کو مدعو کیا گیا۔ میچ شروع ہوا تو چلتا ہی گیا، ہٹلر اُکتا گیا، شام کو میچ رُکنے پر اُس نے پوچھا" کون جیتا؟" نگران نے جواب دیا: "میچ جاری ہے، ہار جیت کا فیصلہ چار دن بعد ہوگا" اس بات پر ہٹلر کو غصّہ آ گیا، اس نے چلّا کر کہا ، " کیا کھیل ہے جسے دیکھنے والے پورے پانچ دن کے لیے بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور ہار جیت کا فیصلہ چار دن بعد؟ بند کرو اس خرافات کو"۔ وہ دن اور آج کا دن جرمنی نے کرکٹ کی قومی ٹیم بنانے کی غلطی نہیں کی۔ انہی وجوہات کی بِنا پر امریکہ میں بھی صدر روزولٹ نے کرکٹ کھیلنے پر پابندی لگا دی۔

© UCLES 2011

اقتباس B

دوسری جنگِ عظیم کے بعد کرکٹ کا کھیل تو دوبارہ بحال ہوگیا لیکن تماشائیوں کی تعداد لاکھوں سے کم ہوکر ہزاروں تک رہ گئی۔ پانچ روزہ ٹیسٹ اپنی طوالت اور بے نتیجہ ہونے کے سبب دلچسپی کھوتے جا رہے تھے۔ تماشائیوں کے ساتھ ساتھ آمدنی بھی گھٹتی جا رہی تھی۔ انگلینڈ کی ایک کرکٹ کمیٹی نے ایک روزہ مقابلے کی تجویز پیش کی جس پر فوری طور پر عمل نہ ہوسکا اور انگلستان کے قدامت پسند افراد نے بھی اس تجویز کی شدت سے مخالفت کی۔ لیکن ایک تجارتی ادارے نے ''ناک آوٹ کپ'' کے عنوان سے ایک روزہ کرکٹ کا آغاز کیا ۔ یہ تجربہ توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔ یہیں سے فاتح ٹیم کے لیے شاندار کپ بنوایا گیا۔ اس طرح انگلستان میں ایک روزہ کرکٹ کا باقاعدہ آغاز ہوا اور اس کپ کی چمک دمک نے کرکٹ کو ایک نئی زندگی دی۔

اس کپ کے ابتدائی سیزن میں ہر ٹیم کی اننگ ۶۵ اووَر پر مشتمل ہوتی تھی اور ایک بالر زیادہ سے زیادہ ۱۵ اووَر کر سکتا تھا۔ لیکن اگلے سال سے ایک اننگ کو ۶۰ اووَر تک محدود کر دیا گیا ، جب کہ ایک بالر کے حصہ میں زیادہ سے زیادہ ۱۲ اووَر آئے۔

ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم کو کپ کے ساتھ ساتھ نقد رقم بھی بطورِ انعام دی جانے لگی۔ اس کے علاوہ دوسرے نمبر پر آنے والی ٹیم کے لیے بھی رقم مخصوص کی گئی۔

ہر مقابلے میں کوئی مشہور اور تجربہ کار سابق کھلاڑی ''مین آف دی میچ'' کا انتخاب کرتا ، جسے نقد رقم اور طلائی تمغے سے نوازا جاتا۔

یہ کپ فوراً ہی فٹ بال کے کپ جیسی حیثیت اختیار کر گیا۔ وہ سٹیڈیم جو تماشائیوں کو ترستے تھے اب وہاں لوگ دیوانہ وار آنے لگے۔ کرکٹ کا کھیل اتنا تیز رفتار بھی ہوسکتا ہے؟ کسی کو یقین نہیں آتا تھا۔ پہلے پانچ دن کے تھکا دینے والے انتظار کے بعد کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تھا اب صرف ایک دن میں فیصلہ اور اس پر بھی یہ کہ ہر آنے والا لمحہ کھیل کو ایک نئے موڑ کی جانب لے جاتا ، بالر پوری توجہ سے گیند وکٹوں پر پھینک رہا ہے، ایک گیند کے بعد دوسری گیند کے لیے تیزی سے مڑتا ہے، بالر کو خوف ہے کہ گیند ذرا وکٹوں سے دور ہوئی، امپائر وائڈ بال کا اشارہ کرے گا اور نہ صرف حریف ٹیم کے اسکور میں ایک رن کا اضافہ ہوگا بلکہ اسے مزید ایک گیند پھینکنے کے لیے توانائی صرف کرنا پڑے گی۔ دوسری طرف بیٹسمین بھی ہر دم تیار، بالر نے کمزور گیند پھینکی اور بیٹسمین نے فوراً اسے باؤنڈری تک پہنچا دیا، ہر دم یہ کوشش کہ فیلڈنگ میں شگاف ڈالا جائے، جیسے ہی فیلڈر چُوکا، بیٹسمین ایک لمحہ ضائع کیے بغیر دوڑ پڑے۔ بیٹسمین اس کوشش میں کہ ایک رن کو دو میں تبدیل کر دیں، فیلڈر کی کوشش یہ کہ تین رن کے دو ہی بن سکیں۔ بیٹسمین نئے نئے سٹروک کھیلنے لگے، کلاسیکی کرکٹ کی بجائے ٹینس کے سٹروک بھی لگنے لگے کہ تماشائی پوری طرح لطف اندوز ہوسکیں۔ فیلڈر برق رفتار ہوگئے۔ بیٹسمین کے بھرپور قوت کے اونچے شاٹ جو پہلے باؤنڈری بن جاتے تھے، اب کیچ میں تبدیل ہونے لگے۔ کرکٹ آسمان پر پھیلنے والی شفق کی طرح زمین پر بکھر کر اپنے جلوے دکھانے لگی۔

1 ”کرکٹ کے عروج اور زوال سے متعلق اپنے تاثرات قلم بند کیجیے“ ۔ دونوں عبارتوں کی روشنی میں اس بیان پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

- جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- آپ کا جواب تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔

[Total 15 + 10 for Quality of Language = 25]

2 اپنے کالج کے رسالے کے لیے کرکٹ کے فوائد اور نقصانات پر ایک مضمون لکھیے۔

- آپ کا جواب تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔

[Total 15 + 10 for Quality of Language = 25]

*Copyright Acknowledgements:*

Question 1 & 2 © ADAPTED: Mohd. Yasser Khan; *Cricket: A destructive sport of multinational companies (An eye opening factual account)*; Urdu Digest; August 2008.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2011